علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ

پیامِ مشرق

(معہ فرہنگ، ترجمہ وتشریح)

علّامہ ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ

فرہنگ و ترجمہ
پروفیسر حمید اللہ شاہ ہاشمی

email:maktabahdaneyal@hotmail.com
Tel : 042 - 7660736 Mobile : 0333 - 4276640

تالیف.................. علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ

مترجم................. پروفیسر حمید اللہ شاہ ہاشمی

طابع................... محمد ابو بکر صدیق

ناشر.................... مکتبہ دانیال

کمپیوٹر کمپوزنگ ...... کامران ہاشمی

تعداد..................... 500

۵۷ تو اے شیخ حرم شاید ندانی جہان عشق را ہم محشرے ہست
گناہ و نامہ و میزاں ندارد نہ اورا مسلمے نے کافرے ہست

معانی ...... : شیخ حرم: دینی پیشواء۔ شیخ: بزرگ، پیر، استاد۔ حرم: کعبہ۔ ندانی: تو نہیں جانتا۔ دانستن: جاننا۔ را: کیلئے۔ ہم: بھی۔ محشرے: ایک خاص روز جزاء، یوم حساب۔ ہست: ہے۔ نامہ: نامہ اعمال۔ میزان: ترازو جس پر قیامت کے دن اعمال تولے جائیں گے۔ ندارد: نہیں رکھتا۔ اورا: اس کیلئے۔ مسلمے: کوئی مسلمان۔ کافرے: کوئی کافر۔

ترجمہ و تشریح ...... : اے شیخ حرم شاید تو نہیں جانتا کہ عشق کی دنیا کیلئے بھی جزا کا ایک دن (محشر) ہے۔ ان کے محشر میں نہ گناہ وثواب کا ذکر ہوگا نہ نامہ اعمال کسی کے ہاتھ میں دیا جائے گا اور نہ میزان قائم ہوگی نہ وزن اعمال ہوگا۔ نہ وہاں کوئی مسلمان ہے نہ کافر (نہ وہاں کافر اور مسلم کا امتیاز ہوگا)۔ اقبال یہی بات یوں کہتے ہیں۔

مرد درویش کا سرمایہ ہے آزادی و مرگ
ہے کسی اور کی خاطر یہ نصاب زر وسیم

۵۸ چوتاب از خود بگیر د قطرہ آب میان صد گہریک دانہ گردد
بہ بزم ہمنوایاں آنچناں زی کہ گلشن بر تو خلوت خانہ گردد

معانی ...... : چو: جب، جونہی۔ تاب: چمک۔ بگیرد: لیتا ہے۔ حاصل کرتا ہے۔ میان صد گہر: سو موتیوں کے بیچ۔ یک دانہ: اپنی طرح کا ایک ہی، بے مثال۔ گردد: ہو جاتا ہے۔ بہ: میں۔ بزم ہمنوایاں: دوستوں کی محفل، ساتھیوں ساجھیوں کا جمگھٹ۔ آنچناں: اس طرح۔ زی: جی، زندہ رہ، برتو: تجھ پر، تیرے لئے۔ خلوت خانہ: تنہائی کی جگہ، گوشتہ تنہائی۔

ترجمہ و تشریح ...... : پانی کی بوند جب اپنے آپ سے چمک پکڑتی ہے (دوسروں کا محتاج نہیں ہوتا)۔ وہ کئی سو موتیوں کے بیچ بے مثال ہو جاتی ہے (منفرد اور یکتا موتی بن جاتا ہے) تو بھی اپنے ہم نواؤں کی بزم میں اس طرح سے زندگی کر کہ باغ تیرے لئے گوشہ تنہائی بن جائے مراد ہے انجمن میں رہتا ہوا انجمن سے الگ رہ۔

۵۹ من اے دانشوراں درپیچ و تابم خرد را فہم ایں معنی محال است
چساں درمشت خاکے تن زند دل کہ دل دشت غزالان خیال است !

معانی ...... : من: میں۔ دانشوراں: دانش ور کی جمع، عقلمندو، جاننے والو، دانا لوگو۔ درپیچ و تابم: الجھن میں ہوں، مشکل میں ہوں۔ خرد: عقل۔ را: کیلئے۔ فہم ایں معنی: اس معنی کو سمجھنا، اس حقیقت کو جاننا، محال: ناممکن۔ چساں: کس طرح۔ مشت خاکے: ایک مٹھی بھر مٹی۔ تن زند: ساکت ہو جاتا ہے، ٹھہر جاتا ہے۔ دشت غزالان خیال: خیال کے ہرنوں کا جنگل۔ غزالان: غزال کی جمع، ہرن۔

ترجمہ و تشریح ...... : اے عقلمندو میں سخت الجھن اور بیقراری میں ہوں عقل کیلئے یہ حقیقت سمجھنا مشکل ہے مٹھی بھر مٹی میں دل کیسے ٹھہر جاتا ہے کہ دل تو خیال کے ہرنوں کا جنگل ہے۔ (افکار لطیف ہیں بدن کثیف۔ دو متضاد خواص رکھنے والی چیزیں (جسم اور دل) ایک جگہ کیسے جمع ہو گئے۔

۶۰ میارا بزم بر ساحل کہ آنجا نوائے زندگانی نرم خیز است

کہ کنارے کی آغوش میں پل بھر کی تڑپ پھڑک ہے اور (پھر) ہمیشہ کی موت ہے۔ زندگی فراق میں ہے جدو جہد میں ہے وصل اور سکون میں نہیں۔ ابدی زندگی (دوام) سوز ناتمام پر موقوف ہے۔ وصال تو موت کا مترادف ہے۔

تو نہ شناسی ہنوز شوق بمیرد ز وصل
چیست حیات دوام سوختن ناتمام
سمجھتا ہے تو راز زندگی
فقط ذوق پرواز ہے زندگی
(اقبال)

۱۱۸ مرنج از برہمن اے واعظ شہر — گر ازما سجدہ پیش بتاں خواست
خدا اے ماکہ خود صورت گری کرد — بتے را سجدہ از قدسیاں خواست

معانی ...... : مرنج: نہ بگڑ، خفا مت ہو۔ سجدہ: ایک سجدہ۔ پیش بتاں: بتوں کے آگے۔ خواست: اس نے چاہا، طلب کیا۔ صورت گری کرد: اس نے صورت گری کی۔ صورت گری کردن: صورت بنانا۔ از قدسیاں: فرشتوں سے۔

ترجمہ و تشریح ...... : اے واعظ شہر برہمن سے خفا مت ہو اگر اس نے ہم سے بتوں کے آگے ماتھا ٹیکنے کی خواہش کی ہمارا رب کہ (جس نے) خود صورت گری کی (اس نے بھی) فرشتوں سے ایک بت کو سجدہ طلب کیا (آدمؑ کے سجدے کی طرف اشارہ ہے)۔

۱۱۹ حکیماں گرچہ صد پیکر شکستند — مقیم سومنات بود و ہستند
چساں ا فرشتہ ویزداں بگیرند — ہنوز آدم بفترا کے نہ بستند

معانی ...... : حکیماں: حکیم کی جمع، فلسفی۔ شکستند: انہوں نے توڑے۔ مقیم سومنات بود وہستند: عارضی موجودات کے سومنات میں رہتے ہیں، ظاہری دنیا میں رکے ہوئے ہیں۔ چساں: کس طرح، کیسے۔ افرشتہ: فرشتہ۔ یزداں: خدا۔ بگیرند: وہ پکڑیں، سمجھیں۔ ہنوز: اب تک۔ آدم: آدمی۔ بفترا کے: شکار بند میں۔ لگے ہوئے تسمے یا چمڑے کے پتے جو شکار کو باندھنے کے کام آتے ہیں۔ نہ بستند: انہوں نے نہیں باندھا۔

ترجمہ و تشریح ...... : اگرچہ فلسفیوں نے سینکڑوں بت توڑے (پھر بھی وہ) ہست و بود کے سومنات میں پڑے ہوئے ہیں۔ فرشتے اور خدا کو کس طرح گرفت میں لائیں انہوں نے ابھی آدمی ہی کو فتراک میں نہیں باندھا۔ (جب تک فلسفی حقیقت آدمی کی پہچان نہیں کرتا، خدا کی پہچان نہیں کرسکتا۔ فلسفی کی رسائی بارگاہ الٰہی تک نہیں ہوسکتی۔ بقول اکبر۔ فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہیں۔ ڈور کو سلجھا رہا ہے اور سرا ملتا نہیں۔

۱۲۰ جہاں ہا رویداز مشت گل من — بیا سرمایہ گیراز حاصل من
غلط کر دی رہ سر منزل دوست — دے گم شو بصحرائے دل من

معانی ...... : جہانہا: جہان کی جمع، دنیائیں، کائنات۔ روید: اگتا ہے۔ رستن: اگنا۔ از مشت گل من: میری مٹھی بھر مٹی سے۔ سرمایہ: دولت، متاع۔ گیر: پکڑ، حاصل کر۔ گرفتن: پکڑنا، حاصل کرنا۔ از حاصل من: میری کھیتی سے، میری فصل سے۔ از:

العطایا الاحمدیہ
فی
فتاویٰ نعیمیہ
صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خاں نعیمی
ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

مجموعہ

العطایا الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ

سنہ ۱۳۹۶ھ و سنہ ۱۹۷۶ء

جلد چہارم

مصنفہ

مفتی دار العلوم غوثیہ نعیمیہ و شیخ الحدیث

صاحبزادہ اقتدار احمد خان نعیمی قادری بدایونی

ملنے کا پتہ نعیمی کتب خانہ گجرات

ناشر ضیاء القرآن پبلیکیشنز ۹ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

فون: ۷۲۲۵۰۸۵ - ۷۲۲۱۹۵۳

پندرھواں فتویٰ

تنقیداتِ اقتدار بر نظریاتِ اقبال

فہرست کتب

وہ کتب ورسائل جن کے حوالے اس کتاب میں پیش کئے گئے۔

۱۔ پس چہ باید کرد ڈاکٹر علامہ اقبال مطبوعہ لاہور، (۲) بالِ جبریل ڈاکٹر علامہ اقبال مطبوعہ لاہور (۳) بانگِ درا ڈاکٹر علامہ اقبال مطبوعہ لاہور (۴) ضربِ کلیم ڈاکٹر علامہ اقبال مطبوعہ لاہور (۵) ارمغانِ حجاز ڈاکٹر علامہ اقبال مطبوعہ لاہور (۶) پیامِ مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال مطبوعہ لاہور (۷) جاویدنامہ ڈاکٹر علامہ اقبال مطبوعہ لاہور (۸) اسرارِ خودی ڈاکٹر علامہ اقبال مطبوعہ لاہور (۹) اسرار و رموز ڈاکٹر علامہ اقبال مطبوعہ لاہور۔ (۱۰) زبورِ عجم ڈاکٹر علامہ اقبال مطبوعہ لاہور (۱۱) زندہ رود جاوید اقبال (۱۲) حیاتِ اقبال ایس۔ ایم۔ ناز (۱۳) اقبال باکمال عظیم فیروز آبادی (۱۴) فکر اقبال سردار احمد علیگ (۱۵) روحِ اسلام اقبال کی نظر میں مصنف ڈاکٹر غلام محمد خان مطبوعہ نیشنل بکڈپو حیدر آباد دکن (۱۶) اقبال اور کشمیر مصنف جگن ناتھ آزاد مطبوعہ علی محمد اینڈ سنز پبلیشرز سرینگر (۱۷) تصوف کی حقیقت مصنف غلام احمد پرویز مطبوعہ لاہور (۱۸) نذر اقبال مصنف محمد حنیف شاہد (۱۹) اقبال اور اس کا عہد مصنف جگن ناتھ آزاد مطبوعہ ادارہ انیس الٰہ آباد انڈیا (۲۰) مطالعہ اقبال مصنف گوہر نوشاہی لاہور (۲۱) اقبال سب کے لیے (۲۲) اقبال اپنے روپ میں (۲۳) باقیاتِ اقبال (۲۴) قرآن اور اقبال (۲۵) اقبال کی دنیا (۲۶) رسالہ روزنامہ احسان (دہلی) کا اقبال نمبر جون ۱۹۳۸ء (۲۷) اخبار جنگ لندن۔ ۲۰/ اکتوبر ۱۹۸۳ء ۱۵ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ ص ۷، (۲۸) جنگ لندن اخبار ۱۶/ نومبر ۱۹۸۳ء مضمون نگار عبدالحفیظ خان فرید کالج رحیم یار خان (۲۹) ہفت روزہ

شیوجی مہاراج مراد لیتے ہیں۔ ایک اور شارح اقبالیات جگن ناتھ آزاد ہندو اپنی کتاب اقبال اور اس کا عہد ص ۱۰۰ پر یہی لکھتا ہے۔ کتاب قرآن اور اقبال ص ۴۰ پر ہے۔ رام کرشنا ہندو بہت باعزت وعظمت صوفی ہے۔ یہ تو آپ نے پہلے سن ہی لیا کہ اقبال کوہ ہمالیہ کی ندی کی اس طرح تعریف کر رہے ہیں کہ حوض کوثر کی گستاخی ہو رہی ہے معلوم ہونا چاہیئے کہ اس ندی کا نام گنگا ہے چنانچہ کتاب مطالعہ اقبال ص ۴۹ امصنف گوہر نوشاہی پر اس طرح لکھا ہے۔ کتاب اقبال اور کشمیر (جگن ناتھ) ص ۱۹۲ پر ہے۔ بحوالہ تقریر شیخ عبداللہ۔ اقبال گیتا اور قرآن کو ایک جیسا سمجھتے تھے اور ہندو مسلم کو ایک نظر دیکھتے تھے۔ پیام مشرق ص ۷ پر ہے ؂

خدائے ما کہ خود صورت گری کرد بتے را سجدۂ از قدسیاں خاست

مطلب: یعنی ہندوؤں کی بت سازی اور بت پرستی بری نہیں ہے کیونکہ ہمارے اللہ نے خود بت بنا کر فرشتوں سے سجدہ کرایا۔ تو اگر پنڈت یا برہمن نے بت بنا کر ہندوؤں کو سجدے کا حکم دیا تو برا کیوں ہوگا۔ باقیات اقبال ص ۱۲۴ پر ہے اقبال کا شذرہ تمہیدی بر نثر اقبال کا مضمون جس کا خلاصہ ہے۔ وید بہت اچھی کتاب ہے اے مسلمان اگر تو روحانی پاکیزگی حاصل کرنا چاہتا ہے تو وید کو پڑھ۔ کیونکہ انسان کے روحانی نمو کی ابتدائی مراحل کا اسی سے پتہ لگتا ہے۔ اس شذرے میں اقبال وید کی فصاحت وبلاغت کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے۔ کہ اس کے الفاظ دل نشین اور قدرتی ترتیب سے ہیں۔ یعنی یہ بھی خدائی کلام ہے۔ معاذاللہ وید کے لفظوں کا ترجمہ کر کے لکھتا ہے کہ دیوتا نورانی مخلوق ہے۔ آخر میں لکھا ہے کہ ہندو مذہب کو مشرک نہیں کہنا چاہیئے باقیات اقبال ص ۲۲۱ پر اقبال وید منتر کا ایک منظوم ترجمہ کر کے پڑھا رہے ہیں۔ اور وید وگیتا کی بہت عظمت کا ذکر ہے تاکہ مسلمان صرف قرآن مجید کا ہی احترام نہ کریں وید سے بھی محبت کریں باقیات اقبال ص ۳۳۹ پر اقبال مسلمانوں کو منزل دکھاتے ہیں۔ اور ہندو سے اتحاد کا سبق پڑھا رہے ہیں۔ لکھتے ہیں اے مسلمان تیرا حلیہ یہ ہونا چاہیئے کہ ؂

زنار ہو گلے میں تسبیح ہاتھ میں ہو یعنی صنم کدے میں شانِ حرم دکھا دیں

مندر میں ہو بلانا جس دم پجاریوں کا آوازۂ اذاں کو ناقوس میں ملا دیں